اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۷ — نمبر ۶

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۱۸ ذیقعد سنہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹرین
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت مسیح موعود علیہ السلام	۳ تا ۷
خلافت مسیح موعود علیہ السلام	۷ تا ۱۵
آفتاب آمد دلیل آفتاب	۱۵
ترقیات سلسلہ احمدیہ بعہد خلافت ثانیہ	۱۶ تا ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا فضل عمرؓ

تم فخرِ رسل ہو سیّدنا تم فضلِ عمرؓ ہو سیّدنا
تم مصلحِ کُل ہو سیّدنا۔ تم شمس و قمر ہو سیّدنا

محمودِ جہاں ہو سیّدنا مسعودِ زماں ہو سیّدنا
مقصودِ شہاں ہو سیّدنا۔ ممدوحِ بشر ہو سیّدنا

تم راہِ دیارِ احمد ہو تم شاہ سوارِ احمد ہو
تم رنگِ بہارِ احمد ہو جنّت کے ثمر ہو سیّدنا

تم نورِ نظر ہو مہدی کے۔ تم لختِ جگر ہو مہدی کے
تم شمس و قمر ہو مہدی کے۔ موعود پسر ہو سیّدنا

اللہ نے خلافت بخشی ہے پھر اتنی لیاقت بخشی ہے
ہر طرح حکومت بخشی ہے۔ با شوکت و فر ہو سیّدنا

پیغام کے فتنے کا باقی۔ ہے منکرِ فضلِ یزدانی
کچھ قدر نہ اس نے پہچانی اک کانِ گہر ہو سیّدنا

کیا تاب ہے تیرے دشمن کی آجائے وہ حد میں گلشن کی
دیوار کبھی ہو آہن کی۔ بے خوف و خطر ہو سیّدنا

میں خستہ جگر ہوں سیّدنا۔ بے علم و ہنر ہوں سیّدنا
با حالِ بتر ہوں سیّدنا بس ایک نظر ہو سیّدنا

للہ عنایت کیجیئے گا۔ کچھ اس پہ توجہ دیجیئے گا
اکملؔ کی دعائیں لیجیئے گا۔ جو خادم در ہے سیّدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

نبوت مسیح موعودؑ

مسیح ناصری کی وفات کے بیشمار دلائل احمدیوں کے پاس ہیں۔ مگر ایک فلمّا توفیتنی ہی ایسی زبردست دلیل ہے کہ غیر احمدی دم بخود رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر مبائعین کے ردّ میں ہمارے پاس ہزاروں دلائل موجود ہیں۔ مگر ایک ہی دلیل کافی ہے کہ ایک غلطی کے ازالہ میں لکھا ہے۔

"اور جس جس جگہ مینے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ مینے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کیواسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔"

پس جو حوالہ بھی ایسا پیش کیا جائے جس میں لکھا ہو۔ میں نبی نہیں تو اسکے یہی معنے ہونگے کہ آپ براہ راست اور صاحب شریعت نبی نہیں۔ باقی نبی ضرور ہیں۔ کیونکہ آپ پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ جو چشمۂ معرفت میں بایں الفاظ ہے۔

"اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنے اسقدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ اسکا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ کیونکہ نبی اسکو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۰)

اسپر یہ کہنا کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ یعنے مبشّرات نبوّت نہیں۔ اس کا جواب بھی خود حضرت اقدس نے اسی صفحہ پر ان الفاظ میں دیا ہے۔

"ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔"

پس اگر کوئی احمدی کہلا کر پھر پیشگوئیوں کی کثرت کا نام نبوت نہ رکھے اور اسے فی الواقعہ نبوت نہ کہے تو یہ اسکی نادانی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسی نبوت مجازی نبوت ہوتی ہے اور اعزازی جو اپنے اندر وہ حقیقت نہیں رکھتی جو نبی کے لئے ضروری ہے تو میں کہونگا کہ پھر حضرت اقدس نے ایسی تعریف نبی کی کیوں کی جس میں غیر نبی بھی داخل ہو جائیں۔ دیکھو آپ فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ نبی اسکو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔"

یہاں اپنی نبوت کا ذکر نہیں۔ بلکہ تمام نبیوں کی تعریف کی ہے اور یہی الوہیت میں لکھا ہے۔ یہی خدا کی اصطلاح بتائی ہے یعنی تمام نبیوں کا اتفاق بتایا ہے۔ پس اگر اس تعریف میں کوئی غیر نبی داخل ہو سکتا ہے تو دوسرے الفاظ میں اسکے یہ معنی ہیں کہ خدا نے تمام نبیوں نے تمام مجددوں نے جو نبی کی تعریف کی وہ ناقص تعریف کی اور جامع مانع نہیں۔

دوسرا جواب اسکا حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر ہے جہاں اپنی نبوت کو حضور نے دوسرے مجددین کی نبوت سے الگ و ممتاز کر لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ دوسرے مجددین میں وہ شرط ہی نہیں پائی جاتی جو نبوت کے لئے ضروری ہے اور وہ ہے **کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ**۔ یہاں درجہ کا سوال نہیں کہ کس کا بڑا ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے آپکو اس جماعت سے باہر نکالکر انبیاء کی جماعت میں شامل کر لیا ہے۔ دیکھو فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔" (صفحہ ۳۹۰)

اس میں ان لوگوں کا جواب بھی آگیا ہے جو کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ماننے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اب تک کوئی بھی کامل متبع نہیں ہوا۔ اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ دعا لغو جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ لغو نہیں گئی۔ مکالمہ مخاطبہ کئی سے ہوا۔ اور کئی لوگوں سے ہوگا۔ مگر بکثرت یعنی اتنا جو نبوت کا درجہ پانے کے لئے شرط ہے ابھی تک ایک ہی سے ہوا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"اس اُمت میں ہزارہا اولیا ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

اب اگر آپ بھی ان اولیاء کی طرح جزوی یا مجازی نبی تھے تو اپنے آپ کو الگ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ بتانا مقصود تھا وہ نبی نہیں تھے۔ میں **نبی ہوں**۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الا من ارتضٰی من رسول یعنے خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جسقدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جسقدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔"

اور پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

"پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔"

اس عبارت میں اوّل یہ بتایا کہ غیب پر پوری قدرت اور غلبہ سوا برگزیدہ رسول کے کسی کو نہیں دیا جاتا اگر محدث بھی اس میں شامل ہو سکتے تھے۔ تو پھر یہ کہنا غلط ہوا۔ کہ کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت نہیں عطا کی گئی۔ اور پھر حضرت عمرؓ کا محدث ہونا بھی باطل ہوگا جن کے محدث ہونے پر آنحضرت صلعم کی تصدیقی مہر موجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔

دوم۔ فرمایا۔ کہ دوسرے اس نام نبی کے مستحق نہیں۔

پس جو کہتے ہیں یہاں مجازی نبوت مراد ہے وہ غور کریں کہ مجازی نبی تو دیگر مجددین کو بھی وہ کہتے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ اس نام کے وہ مستحق نہیں۔ تعجب ہے کہ حضرت صاحب جسے غیر مستحق ٹھہرائیں آپ اسے مستحق بنائیں۔ اور اپنے آپ کو مستحق قرار دیں۔ اور آپ لوگ اس سے انکار کریں۔ اور اسے اسلام کی بیخکنی کا موجب قرار دیں۔

اس دلیل قویہ کا جواب آجتک غیر مبائعین سے نہیں ہو سکا۔ ایک نے ان میں سے لکھا کہ یہ صرف اولیاء کا ذکر ہے خلفاء کا نہیں مگر حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص بھی اُمت محمدیہ میں سے ایسا نہیں ہوا جس میں حضرت عمرؓ بھی داخل ہیں اور دیگر اولیاء کرام بھی۔ ایک نے یہ عذر کیا کہ پیشگوئی میں نبی اللہ ایک کے لئے آیا پس دوسرے بھی ہیں تو نبی۔ مگر ایسا نبی کہا نہیں جاتا۔ لیکن حضرت صاحب کی عبارت پڑھو۔ اسمیں یہ وجہ مجددین کے نبی نہ کہلانے کی نہیں لکھی کہ پیشگوئی میں انکے نام کے ساتھ نبی نہیں۔ بلکہ یہ وجہ لکھی ہے کہ نبی کہلانے کے لئے جو کثرت امور غیبیہ شرط ہے وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی ایک نے یہ جواب دیا کہ "نبی کا نام ہی لکھا ہے۔ نبوت کا منصب یا درجہ تو نہیں فرمایا"۔ لیکن اگر یہ صرف نام ہی نام تھا۔ تو نبی کا ایسا نام دوسرے مجددین کیوں نہیں کہلا سکتے۔ پھر تم تو ان مجددین کو مجازی اور بروزی اور ظلی نبی مانتے ہو پس مسیح موعودؑ کی خصوصیت نہ رہی نیز تذکرۃ الشہادتین میں حضرت اقدسؑ نے لکھا ہے:۔

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے اور انکا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جائے"۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے مجددین کو یہ مرتبہ نبوت نہیں دیا گیا۔ اور وہ اس منصب پر فائز نہیں ہوئے۔ مگر مسیح موعودؑ کو یہ مرتبہ نبوت دیا گیا۔ اور وہ اس منصب پر فائز ہوا۔ کیونکہ بقول حضرت اقدس "وہ آنحضرت صلعم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانیکا مستحق ہو گیا ہے"۔

تیسرا جواب میں نے یہ پڑھا ہے کہ اگر یہ معنے لئے جائیں تو حضرت اقدس کے کلام میں تناقض لازم آتا ہے مگر میں کہتا ہوں جب حضرت اقدس خود فرماتے ہیں کہ جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے اس سے صرف صاحب شریعت اور براہ راست نبوت کی نفی مراد ہے تو تناقض کیسے ہوا۔ وہ خود ارشاد کرتے ہیں۔

"کہ اسوقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسے طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں"۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

جس سے ثابت ہوا کہ پہلے آپ اس بارے میں متامل تھے۔ اور الفاظ نبی اور رسول کی تاویل کرتے تھے۔ لیکن جب ۱۹۰۱ء میں زیادہ تصریح اور توضیح ہوئی تو پھر کھلے کھلے الفاظ میں اپنا کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام نبوت رکھا اور جس نے آپکے دعویٰ رسالت و نبوت کا انکار سے جواب دیا اسے ڈانٹا۔

چوتھا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ قول حضرت اقدس کا خلاف قرآن ہے۔ البتہ یہ جواب ایسا ہے کہ میں اسکا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا۔ جب اس حد تک کوئی غیر مبائع پہنچے تو اسے کہنا چاہیئے کہ اب تم غیر احمدی کی پوزیشن میں ہو اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم سے اب اس رنگ میں گفتگو ہو گی جس رنگ میں غیر احمدیوں سے کی جاتی ہے

ہاں اس حوالہ پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سراج منیر میں حضرت اقدس نے خدا سے علم پا کر اپنے آپ کو محدث سا لکھا ہے اسلئے آپکا جو دعویٰ خدا کے علم کے خلاف ہو گا۔ وہ غیر مسلم ہے اسکی تاویل کیجائے گی۔ اسکے جواب میں سراج منیر کھولکر اسکے سامنے رکھدینی چاہیئے۔ دیکھو اس میں صفحہ ۳ پر جہاں یہ لکھا ہے کہ :۔

"یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا جسنے سمجھنا ہو
سمجھ لے میرے پر یہی کھولا گیا ہے۔ کہ حقیقی
نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلعم
کے بعد بکلی بند ہیں"

وہاں اسی صفحہ پر اوپر یہ بھی لکھا ہے کہ :۔

"خدا کے الہام میں اسجگہ حقیقی معنے مراد نہیں
جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں"

پس خدا کیطرف سے جو علم آپکو دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ آپ صاحب شریعت نہیں۔ یہاں آپ نے نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ حقیقی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور حقیقی کے معنے بھی بتا دئے ہیں کہ "صاحب شریعت" فی الحقیقت نبی ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔

چنانچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے۔ صفحہ ۱۳۸ :

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی
خبر پانیوالا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے
مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں
اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

یہ وہ تعریف ہے جو آپ پر صادق آتی ہے پس آپ نبی ہیں۔ جو لوگ اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ نبی کے لغوی معنے ہیں۔ ان سے پوچھتا ہوں کہ یہاں لفظ نبی (جسکے معنی بتائے ہیں) سے مراد کونسا نبی ہے اگر کہو کہ مجازی اور ظلّی اور لغوی تو میرا سوال یہ ہے۔ کیا لغوی شریعت لاسکتا ہے۔ کیونکہ اسمیں یہ فرمایا ہے کہ **شریعت کا لانا ضروری نہیں** جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر شریعت لائے تو کوئی حرج نہیں۔ پس یہاں لغوی اور مجازی ہرگز مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر لغوی مراد ہوتا تو منطوق کلام یوں نہ ہوتا۔ کہ شریعت کا لانا ضروری نہیں بلکہ فرماتے کہ شریعت اسمیں نہیں ہوتی ضروری نہیں سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ اگر ہو تو کچھ حرج نہیں۔ حالانکہ مجازی نبی غیر نبی کو کبھی شریعت نہیں ملتی اور جسے شریعت ملتی ہے وہ ضرور بہ اتفاق فریقین نبی ہوتا ہے۔ پس یہاں وہ نبی مراد ہے جو از روئے اصطلاح اسلام نبی کہلانے کا مستحق ہے اور یہ تعریف کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا آپ (مسیح موعود) پر صادق آتی ہے پس آپ فی الحقیقت نبی ہوئے۔ رہا یہ کہ آپ امتی ہیں تو امتی ہونا نبوت کو مانع نہیں۔ ہاں جو مستقل رسول ہو۔ وہ پھر امتی نہیں بنایا جاتا۔ امتی کے معنے اس براہین میں یہ لکھے ہیں :۔

"امتی اس شخص کو کہتے ہیں جو بغیر پیروی آنحضرت
صلعم کے کسی طرح اپنے کمال کو نہیں پہنچ
سکتا" (صفحہ ۱۸۲ حاشیہ)

یہ ہمیں بھی اقرار ہے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو نبی مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ درجہ محض بہ برکت اتباع آنحضرت صلعم ملا ہے یہ کہنا کہ نبی مستابع ہوتا ہے اور کسی دوسرے نبی کا مطیع نہیں ہوتا بالکل غلط بات ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کوئی نبی خاتم النبیین نہیں تھا۔ اسلئے نظیر تو نہیں پیش کیجا سکتی۔ مگر تاہم حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہارون و حضرت موسیٰ کا حال موجود ہے حضرت موسےٰ انہیں فرماتے ہیں افعصیت امری (کیا تو نے میری حکم عدولی کی) صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو حکم دینے کا حق رکھتے تھے جبھی تو یہ فرمایا میری حکم عدولی کی پس ایک نبی دوسرے نبی کا مطیع ہو سکتا ہے اور امتی ہونا فاقح نبوت نہیں میرے خیال میں یہ دلائل اگر ہمارے اہل حق یاد رکھیں تو انشاء اللہ کسی غیر مبائع کو ان کے منہ آنیکی جرأت نہ ہوگی۔ ہاں استفناء سے آپکی نبوت کو مجازی بتایا کرتے ہیں۔ اسکے کئی جواب ہیں مگر مختصر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حقیقی یا مستقل یا مجازی یہ الفاظ قرآن وحدیث والہامات مسیح موعودؑ میں موجود نہیں۔ پس یہ حضرت اقدس کی اصطلاح ہے اس اصطلاح میں جو حقیقی کے معنے ہیں۔ اس کے مقابل مجاز کے معنے ہونگے جب حقیقی کے معنے حضور نے صاحبِ شریعت یا براہ راست نبوت کے لکھے ہیں۔ تو مجازی کے یہ معنے ہونگے جو ایسا نہ ہو۔ اگر مجاز سے مراد صرف استعارۃً ہوتی۔ تو آپ دوسرے مجددین سے اپنی نبوت کو الگ نہ فرماتے نہ انہیں نبوت کے منصب کا غیر مستحق اور اپنے تئیں مستحق ٹھہراتے اور ایسا ہی اعزازی سے مراد صاف برائے نام ہوتا۔ تو حدیث میں یہ نہ ہوتا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور مسیح موعود نبی اللہ دیکھو اگر کہا جائے کہ فلاں فلاں آدمی مرے کیطرح ہے اور زید مردہ تو صاف سمجھا جائیگا۔ کہ زید فی الواقعہ اور فی الحقیقت مردہ ہے کیونکہ یہ دوسرے فقرے کے مقابل پر آیا ہے جیسے کسی کو شیر نہیں کہتے۔ جبتک اسمیں بہادری نہ ہو۔ اسی طرح کسی کو نبی نہیں کہہ سکتے جبتک اسمیں فی الواقعہ نبوت نہ ہو۔ پھر آپنے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے مسیح ناصری سے ہر پہلو میں مشابہت ہے پس اگر مسیح نبی تھا تو آپ کیوں نبی نہیں۔ فتدبروا یا اولی الالباب ط

خلافت مسیح موعودؑ

خلافت ایک ایسا اہم امر ہے کہ بغیر اسکے صحابہ اپنے آپکو جماعت ہی نہیں سمجھتے تھے۔ طبری ملاحظہ فرمائیے اس میں لکھا ہے:-

قال ابن حریث سعید بن زید اشہدت وفات رسول اللہ قال نعم قال فمتی بویع ابوبکر قال یوم مات رسول اللہ کرھوا ان یبقوا بعض یوم ولیسوا فی جماعۃ قال فخالف علیہ احد قال لا الا مرتد اومن قد کاد ان یرتد لولا ان اللہ عزّ وجل ینقذ ھم صفحہ ۱۸۲۴ طبری مطبوعہ لنڈن +

صحابہؓ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد مکروہ سمجھا۔ کہ وہ بغیر جماعت کے رہیں (امام کا تقرر نہ کریں) اور دن کا ایک حصہ بھی ایسا رہنا پسند نہ کیا +

پس کیونکر ہو سکتا تھا کہ پانچویں دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلفاء کا سلسلہ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضور مغفور نے اپنے رسالہ الوصیت میں اسکے متعلق کافی ہدایات لکھیں۔ ان ہدایات کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق تین کام تھے۔

۱۔ لوگوں کو احمدی بنانا۔

۲۔ احمدیوں کا تزکیہ نفوس۔ انہیں اس مطلب کے لئے تیار کرنا جس کے لئے وہ جماعت بنی۔

۳۔ ان کی وفات پر ان کی جائداد وغیرہ سے اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں مدد حاصل کرنا۔

فقرہ اوّل "وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد"

فقرہ دوم "یہ خدا کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے"

فقرہ سوم "اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا"

فقرہ اوّل میں آپ نے اپنے سلسلہ کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے اور فقرہ دوم میں اپنے سلسلہ کو علیٰ منہاج نبوۃ قرار دیکر خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر فرمایا ہے جو ابتداء عہد آدم سے چلی آتی ہے وہ یہ کہ وہ ہمیشہ اپنے نبیوں کے مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ اور فقرہ سوم میں یہ بتا دیا ہے۔ کہ انبیاء جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ

فقرہ چہارم "ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں" غرض

فقرہ پنجم۔ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

"اوّل۔ خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں"

فقرہ ششم "تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے"

فقرہ نمبر ۴ و نمبر ۵ و نمبر ۶ میں حضور نے بتا دیا ہے۔ کہ دو قسم کی قدرتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ایک نبی کے وقت اور ایک نبی کی وفات کے بعد بذریعہ خلفاء اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی ایسی سنت ہے کہ آدمؑ سے لیکر ایندم تک چلی آتی ہے"

چنانچہ اسکی مثالیں دیتے ہیں۔

فقرہ ہفتم "جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بےوقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا"

فقرہ ہشتم "اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"

فقرہ نہم "ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدے کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُنکے مرنیکا ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔"

فقرہ دہم "ایسا ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کیوقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔"

فقرہ ہشتم و نہم و دہم میں حضور مغفور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ کی وفات کی مثالیں دیکر سمجھایا ہے کہ نبیوں کی جماعت پر ایسا وقت ضرور آتا ہے۔ اور پھر خدا ان کے خلفاء کے ذریعے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے اور اس دوبارہ قدرت ثانی یا بالفاظ دیگر قدرت ثانی کے ظہور کی مثال **ابوبکر صدیق** کو کھڑا کئے جانے سے دی ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ قدرت ثانی سے کیا مراد ہے؟

اور فقرہ ہشتم میں آیت استخلاف کے معنے بتا دیئے کہ لیستخلفنھم میں کیسے خلفاء مراد ہیں۔ آیا صرف انتظامی جو سلطنت کو سنبھال لیں یا جو نبی کے اس کام کی تکمیل کرنے والے ہوں جس کے لئے وہ مبعوث ہوا۔

اب آگے ملاحظہ فرمائیے کہ آپ اپنے سلسلہ کی نسبت بھی یہی سُنّت بتاتے ہیں۔

فقرہ یازدہم "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔"

یعنی میرے بعد بھی جماعت کو اسی نہج پر سنبھالے گا۔ جس پر اگلے انبیاء کی جماعت کو سنبھالتا رہا۔ یعنی جیسے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور پھر حضرت عمرؓ کو اسی طرح میرے بعد کوئی نہ کوئی بزرگ نفس کھڑا ہو جائیگا۔ جو تمام کو سنبھال لے چنانچہ فرماتے ہیں۔

فقرہ دوازدہم "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔"

اب سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ **تیس سال تک** رہی تو یہاں کیا معاملہ ہو گا۔ اسکے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

فقرہ سیزدہم "کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا۔ تو پھر خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ ساتھ رہے گی۔"

اس فقرہ میں بتا دیا کہ سلسلہ احمدیہ میں خلفاء قیامت تک آتے رہیں گے۔ چنانچہ اسکو اپنے اس کلام پاک سے مؤکد فرماتے ہیں۔

فقرہ چہاردہم "وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔"

پھر اس تمام بات کو واضح کرنیکے لئے مکرر ارشاد ہوتا ہے

فقرہ پانزدہم "میں خدا کیطرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔"

فقرہ شانزدہم "اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

اور اس دوسری قدرت کے معنی پہلے بتا دیئے۔ کہ "خلیفہ" جیسے حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلعم کے تھے۔ اب اللہ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے دعا کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں۔

فقرہ ہفدہم "سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔"

اس فقرہ میں دو مسئلے بتائے۔ ایک تو یہ کہ خدا نے جو خلفاء کا وعدہ کیا ہے۔ اسکے لئے دعا کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تمہاری بے پروائی اور شامت اعمال سے اللہ کے اس وعدہ میں روک پڑ جائے۔ پس ہمیشہ جماعت کے صالحین یہ دعا کرتے رہیں کہ ہم میں نبی نہیں تو نبی کا خلیفہ موجود رہے۔ تا جماعت کا شیرازہ بندھا رہے۔ اور اسکے ذریعہ وہ کام پورا ہو جو کسی قدر حسب سنت مستمرہ تکمیل سے رہ گیا۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ قدرت ثانی یعنے "خلیفہ" (یہ بتا چکا ہوں کہ دوسری قدرت خلیفہ کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے) آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ یعنی حسب آیت لیستخلفنھم فی الارض خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ پس اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوگا۔

جو کچھ حضرت اقدسؑ نے لکھا تھا۔ اسکے مطابق حضرت مولانا نور الدینؓ خلیفہ اوّل ہوئے۔ اور وہ مسیح موعود نبی اللہ کی وفات کے بعد عین اسوقت کہ دشمن ہمارے حال پر تالیاں بجا رہے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اب یہ سلسلہ کوئی دن کا مہمان ہے۔ ابوبکر صدیق کیطرح قدرت ثانی کے رنگ میں کھڑا ہوا۔ اور اس نے خدا کے فضل سے جماعت کو سنبھال لیا۔

اسنے دوسری قدرت کے آسمان سے نازل ہونے کے ثبوت میں بارہا یہ کہا۔ چنانچہ لاہور کی تقریر مطبوعہ بدر ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء میں بھی فرمایا کہ:۔

"جس طرح پر آدمؑ و داؤدؑ و ابوبکرؓ و عمرؓ کو اللہ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ خلیفہ بنائے۔"

اور مسیح موعود کے بعد بجائے متعدد خلفاء کے وحدت کے لئے ایک ہی خلیفہ ہونے اور سب پر اس خلیفہ کی بیعت واجب ہونے کی نسبت فرمایا۔

"حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے۔" (بدر نمبر ۱۰ جلد ۸)

اور فرمایا:۔

"ضرورت ہے مسلمانوں میں بھی وحدت کی۔ کیا یہ وحدت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے نہ ہونگے۔ اس ملک میں چشتیوں کا بہت زور رہا ہے۔ مگر کب تک۔ جبتک کوئی ایک کے مقابلہ میں دوسرا نہ تھا۔ جب بہت سے خلیفے ایکدوسرے کے مقابل ہوئے تو اس خاندان کو زوال آیا۔"

(بدر نمبر ۱۰ جلد ۸)

اور فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اسوقت مردوں عورتوں بچوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اور اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو۔"

(تقریر اوّل)

اُمّت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوتی

اور یہ وہ انتخاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلے اجماع سے ہوا۔ اور باتفاق اہل سنت وجماعت۔ اجماع حجت شرعی ہے اور اس اجماع سے حضرت مسیح موعودؑ نے وفات مسیح پر استدلال فرمایا۔ اور اگر ایسے اجماع کو حجت نہ مانا جائے تو شریعت کے بہت سے احکام اور بہت سے شہروں کے وجود سے انکار کرنا پڑے۔ پھر یہ اجماع جو ہم پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ اجماع ہے۔ جس پر خدا کے مرسل کی۔۔۔ جماعت سب سے پہلے قائم ہوئی۔ اور ہمیشہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نبی کے قریب العہد لوگوں کی آراء کو مقدم سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ وہ براہ راست نور نبوّت سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور اس وقت قلوب غل وغش سے پاک ہوتے ہیں۔ پس اسوقت کے اجماع کو توڑنے والا پھر کوئی اجماع نہیں ہو سکتا۔

پس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے جس بات پر اجماع کیا وہ یہ ہے کہ

(ا) حسب فرمان مسیح موعود الوصیّۃ ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ چاہیئے۔

(ب) وہ خلیفہ نہ تو مامور ہے نہ بادشاہ۔

(ج) اس کا فرمان ہمارے لئے ایسا ہی ہوگا جیساکہ مسیح موعود کا۔

(د) ہر احمدی زن ومرد و بچّہ کی بیعت امیر واجب ہے۔

اب یا تو اس اجماع کو ماننا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ (رواہ الترمذی) کہ رسول اللّٰہ صلعم نے فرمایا۔ اللّٰہ میری امت کو یا امت محمدیہ کو ضلالت پر کبھی جمع نہیں کریگا۔ اب یا تو یہ مان لیجئے کہ جس پر مسیح موعود کی وفات کے بعد ہمارا اجماع ہوا۔ وہ ضلالت نہیں۔ یا یہ مان لیجئے کہ ہم امت محمدیہ میں سے نہیں۔ کیونکہ ضلالت پر جمع ہونے کی صورت میں حسب حدیث یہ نتیجہ نکالنا ضروری ہے۔

خلافت امر مشروع اور خلیفہ کی بیعت ضروری

ہم تو دیکھتے ہیں کہ خلافت ایک امر مشروع ہے اور نبی کریم صلعم نے ہر امر میں اسکا لحاظ رکھا ہے اور ماموریت یا سلطنت کی کوئی شرط نہیں لگائی۔

اوّل۔ یہ کہ جب آپ مدینہ سے باہر گئے تو اپنے پیچھے ایک خلیفہ چھوڑا۔

دوم۔ حضرت موسیٰ نے اپنی غیبت میں ہارون علیہ السلام سے کہا۔ اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین۔

سوم۔ سفر میں بھی ایک امیر بنا لینے کا حکم دیا۔ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم۔

(رواہ ابوداؤد)

جب تین آدمی بھی سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنالو پس ایک اتنی بڑی جماعت سوا کسی امیر کے کیونکر رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چہارم۔ نبی کریم صلعم کا ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین (تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر چلنا) یہ امت محمدیہ کو حکم ہے۔ جس سے خلفاء کا وجود ثابت ہے۔

پنجم۔ نبی کریمؐ نے اپنی امت کے تہتر فرقے ہو جانیکی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور سب کا جہنّم میں جانا بتایا ہے۔ سوا ایک کے۔ جب پوچھا گیا کہ وہ ایک کون ہے تو فرمایا جو جماعت ہے دیکھو مشکوٰۃ باب الاعتصام۔ بالکتٰب والسنتہ۔ تفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النّار الاملۃ واحدۃ قالوا من ھی یارسول اللّٰہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ ثنتان وسبعون فی النار وحدہ فی الجنۃ وھی الجماعۃ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ جماعت کونسی ہو سکتی ہے۔ ایک مثال سے یہ بات سمجھ میں آجائے گی۔ مسجد میں بہت سے لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب تک حالت انفرادی میں ہوں کبھی نہ کہا جائیگا۔ کہ جماعت ہو رہی ہے۔ لیکن جب ایک امام کے پیچھے کھڑے ہونگے۔ تو اسپر جماعت کا اطلاق ہوگا پس جماعت وہی ہے جو ایک امام کے تابع ہو۔ اور وہ امام ان میں زندہ موجود ہو۔

ششم۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتن کیوقت ایسی جماعت کے ایک فرد بننے کیلئے ارشاد فرمایا ہے جو ایک امام کے تابع ہو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ کتاب الفتن کہ جب فتن کا زور ہو حق و باطل میں التباس اور جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور گمراہی کیطرف مختلف بلانے والے ہو جائیں۔ تو جماعت المسلمین اور انکے امام کو لازم پکڑ۔ تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم۔

ہفتم۔ رسول خدا نے جماعت سے الگ ہونیوالے کے بارے میں فرمایا۔ من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتٰب والسنّۃ) اور کتاب الامارۃ میں ہے۔ وانہ من خرج من الجماعۃ قید شبرٍ فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن دعی بدعوی الجاھلیۃ فھو من جثی جھنم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم (رواہ احمد والترمذی) جو جماعت (یعنی جو ایک زندہ خلیفہ و امام کے حلقہ اطاعت میں ہو) سے ذرا بھی الگ ہو۔ اسنے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو اتار دیا۔ الا بصورتیکہ رجوع کرے اور جو جاہلیّت کی رسوم پہ چلا گیا (پیچھے ایک حدیث گزر چکی ہے بروایت مسلم کہ من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔ جو بایں حال مرا کہ وہ وقت کے خلیفہ کی بیعت میں نہیں وہ جاہلیّت کی موت مرا) تو وہ خواہ روزہ رکھے نماز پڑھے۔ اور خیال کرتا ہو کہ میں مُسلم ہوں پھر بھی جہنمیوں کی جماعت میں ہوگا)

ہشتم۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے جو ان کے حلقہ بیعت میں داخل نہ ہوئے یا نکل گئے مقابلہ کیا جس سے ظاہر ہے کہ خلیفہ کی بیعت کسقدر ضروری ہے۔ کیونکہ شوریٰ پر زور دینے والوں اور خلافت کو نہ ماننے والونکو خارجی فرمایا۔

نہم۔ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء میں ارشاد ہوتا ہے۔ سیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا۔ قال فوا ببیعۃ الاول فالاول الخ (متفق علیہ) کہ بہت سے خلفاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امت محمدیہ میں ہوں گے۔ عرض کیا ہمیں کیا ارشاد ہے۔ نبی کریم نے ارشاد کیا پہلے کی بیعت کرو۔ پھر دوسرے کو محشی مشکوٰۃ لکھتا ہے۔ ولم یرد بہ فی زمان واحد بل الحکم ھذا عند تجدد کل زمان وتجدد بیعۃ۔ کہ ایک زمانہ مراد نہیں بلکہ ہر نئے عہد کے متعلق یہ حکم ہے۔ اور ہر نئی بیعت کے متعلق **تجدد بیعۃ** سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے جیسا بیعۃ الاوّل فالاوّل سے بھی ثابت ہے کہ ایک ہی بیعت کافی نہیں بلکہ ہر خلیفہ کی بیعت ضروری ہے۔ پس جو لوگ کہتے ہیں کہ بیعت ضروری نہیں یا ایک ہی بیعت کافی ہے۔ وہ اس پر غور فرمائیں۔

دھم۔ خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے خلافت کو حبل اللہ فرمایا۔ دیکھو بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء اپنی خلافت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"تم اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا۔"

اور قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ سب حبل اللہ کا اعتصام کرو۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی خلیفہ کو کیا حیثیت دی

اور پیغام صلح مصنفہ حضرت اقدس کی اس عبارت کو اپنا معمول بنائیں۔

"اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلعم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپکو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کیا کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی۔ **احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔**"

اس سے آگے فرماتے ہیں:۔

"اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں۔ جو ان کے نزدیک **واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں اُن کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔**"

اس سے دو باتیں ثابت ہیں۔ ایک تو یہ کہ احمدی سلسلہ کا ایک پیشرو ہر زمانہ میں موجود رہیگا۔ اور وہ قوم کا ایسا معتمد علیہ ہوگا۔ کہ تین لاکھ روپیہ لینے کا سزاوار ہو۔ اور بصورت خلاف ورزی معاہدہ تین لاکھ روپیہ دینے کا انتظام بھی کر سکتا ہو۔

دوم۔ یہ سلسلہ احمدیہ اور دوسرے فرقہ ہائے اسلام میں یہ مابہ الامتیاز ہے کہ سلسلہ احمدیہ ہر وقت ایک ایسے امام یعنی پیشرو کے ماتحت ہوگا ہے۔ جو

واجب الاطاعت ہو

بس میں نہیں گمان کر سکتا۔ کہ اس حوالہ کے پڑھ لینے کے بعد بھی کوئی ایسا احمدی ہو جو ایک خلیفہ کا وجود نہ مانے اور اسے واجب الاطاعت نہ جانے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر نبوّت کے بعد خلافت ضروری ہے

تعجب ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی علامت یہ ٹھہراتے ہیں۔ کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔

(دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۵ حصّہ دوم)

"مسیح موعود جو آنے والا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے۔ کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔"

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ ما کانت النبوة قط الا تبعتها خلافة (کوئی ایسی نبوت نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہو) دیکھو خصائص کبریٰ امام سیوطیؒ

جس سے لازم آتا ہے کہ آپؐ کے بعد سلسلہ خلافت ہو۔ پھر ہمارے بعض بھائی یہ عقیدہ رکھیں کہ مسیح موعودؑ کے بعد سلسلہ خلفاء نہیں حالانکہ

اوّل۔ تو پیغام صلح کی مندرجہ بالا عبارت اس پر شاہد ہے۔

دوم۔ ۱۴ر اپریل الحکم ۱۹۰۸ء کی ڈائری "جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعے اسکو مٹاتا ہے۔"

سوم۔ حمامة البشریٰ صفحہ ۳۷۔ ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفة من خلفائه الی ارض دمشق سے بھی واضح ہے کہ مسیح موعود کے بعد خلفاء ہوں گے۔ اور ان میں سے ایک خلیفہ ارض دمشق کیطرف جائیگا۔

چہارم۔ جیسے خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ ان کے فیض سے نبی ہوں گے۔ ایسے ہی خاتم الخلفاء کے معنے ہیں کہ ان کی اتباع سے خلیفے آئیں گے۔ اور اسکی جماعت سے آئیں گے۔

پنجم۔ سبز اشتہار میں حضرت اقدس فرماتے ہیں صفحہ ۱۵

"خدا تعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کیلئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے (یعنی ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء) اسکی تکمیل کیلئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جسکا نام محمود ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ دوسرا طریق انزال رحمت کا حضرت اقدس پر یوں پورا ہونا تھا۔ کہ آپ کی اولاد میں سے بھی خلیفہ ہو۔ اور وہ خلیفہ کون ہے اسکا نام بھی خود ہی بتا دیا۔ دوسرا بشیر جس کا نام محمود ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا +

پھر اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے:۔

"دوسرا لڑکا جسکی نسبت الہام نے بیان کیا ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جسکا دوسرا نام محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۶ میں اس پیشگوئی کا حوالہ دیا ہے اور اسے حضرت سیدنا مرزا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر منطبق کیا ہے۔ اور بایں الفاظ

"یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جسکے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جسکا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ سترھویں سال میں ہے۔"

اب اے منصف مزاج بھائیو! خدارا غور کرو۔ کیا کوئی اشتباہ اسبات میں رہ جاتا ہے۔ کہ دوسرا البشیر جس کا نام محمود ہے اور جو میعاد کے اندر پیدا ہوا خلیفہ نہیں کیونکہ ارسال خلفاء کا وعدہ سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ الودود کی ذات سے متعلق ہے کما مرّ۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اس سے مزید خلافت ثانیہ کی حقانیت کے متعلق مجھے دلائل دینے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ ۱۹ سال کے عرصے میں جو ترقیاں سلسلہ احمدیہ میں ہوئیں۔ اور جن برکات منکاثرہ سے وابستگانِ دامن خلافت متمتع ہوئے۔ وہ اسبات پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے خلعت خلافت جس وجود مسعود کو بخشا وہ یقیناً اس کا اہل تھا اور یہ مرتبہ عالیہ و عہدۂ الٰہیہ اسی کے سزاوار تھا جماعت احمدیہ نے ہر طرح کیا باعتبار دینی و مذہبی معتقدات و اعمال حسنہ و صالحہ و تزکیہ نفوس کے اور کیا بلحاظ سیاست ملکی و تمدنی و معاشرت قومی ہر طرح پر ترقی حاصل کی۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور ایسے رستے پر ڈال دی گئی ہے۔ کہ انشاء اللہ ہر طرح سے مامون و محفوظ ہے۔ سلسلہ احمدیہ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور تمام قومیں یہ تسلیم کر رہی ہیں۔ کہ یہ جماعت بڑھے گی اور پھولے پھلے گی۔ کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسکے وعدۂ ازلی کے مطابق شامل حال ہے۔

اس ذات عالی کو اپنے مقرر کردہ خلیفے کا احترام یہانتک منظور ہے۔ کہ دنیا سے کسی دوسری خلافت کا نام تک مٹا دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہمیں ترکی خلافت بتائی جاتی تھی۔ مگر انہی میں سے ایک شخص اٹھا۔ اس نے پہلے اپنے خلیفہ کو یکے بعد دیگرے معزول کیا۔ پھر خلافت کی ہنسی اڑادی۔ ادھر آپ کے مقابل کوئی اور خلیفہ ہونے کا مدعی ہے ہی نہیں۔ جو قابل ذکر ہو۔ اور یہ ثابت کیا جاچکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کا قیام الیٰ یوم القیامہ حسب آیات قرآنی و احادیث رسولؐ یزدانی۔ و کتب ربانی ضروری ہے۔

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقیات سلسلہ احمدیہ

بعہد مبارک

خلافت ثانیہ

یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ اور اس کے لئے بلحاظ وقت و صفحات اخبار گنجائش کم ہے۔ اس لئے میں صرف ان دفاتر اور اداروں کا ذکر سرسری کئے دیتا ہوں۔ جن کے ذریعے خلافت کی برکات دنیا کے کناروں تک منتشر ہو رہی ہیں۔ صرف اسی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گذشتہ ۱۹ سال میں ہم کس قدر ترقی کر چکے ہیں اور کتنا بڑا وسیع کام ہمارے سامنے ہے۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری — اس دفتر کے ذریعے خلافت کے احکام و منشورات نافذ ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے افراد کے خطوط دعائیہ و مسائل مستفسرہ کا جواب دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کا مال بھی اسی کے ذریعے تقسیم ہوتا ہے۔ مجلس مشاورت کا اہم کام بھی اسی کے سپرد ہے۔ بیعت کنندگان کے اسماء محفوظ ہوتے ہیں۔ اخراجات عملہ و سائر معہ نذرانہ قریباً تیس ہزار سالانہ ہیں۔

۲۔ دفتر ناظر اعلیٰ — جس کے ذمے تمام نظارتوں کی نگرانی اور ان کا باہم تعلق ہے۔ اور مجلس معتمدین برائے فیصلہ جات کا انعقاد۔ خرچ سالانہ دس ہزار۔

۳۔ دفتر قضاء۔

۴۔ دفتر افتاء۔

۵۔ دفتر محاسب۔ جو تمام رقوم کی آمد و خرچ کے حساب کو باقاعدہ رکھتا ہے۔ خرچ سالانہ قریباً ۹ ہزار۔

۶۔ دفتر جائداد۔ جس کے ذریعے سلسلہ کی تمام جائداد کا اندراج اور اس کی حفاظت ہوتی ہے۔

۷۔ دفتر آڈیٹر۔ جو حسابات کو چیک کرتا ہے۔

۸۔ دفتر مقبرہ بہشتی۔ جس میں جماعت کے مخلصین کی وصایا رکھی جاتی ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں اگر ۷۳۲ موصی تھے۔ تو ۱۹۳۱ء میں ۳۴۵۰ اور ۱۹۳۳ء میں ۳۸۷۹ ہیں۔ خرچ سالانہ سات ہزار ہے۔

۹۔ دفتر تعمیر۔

۱۰۔ دفتر نظارت بیت المال۔ جو ہر قسم کی آمدنی کا ذمہ وار ہے۔ اسکے ماتحت کئی کلرک اور بیرونجات میں محصلین کام کرتے ہیں۔ خرچ سولہ ہزار سالانہ ہے۔

۱۱۔ دفتر نظارت تالیف و تصنیف۔ قرآن مجید کے انگریزی اور اردو تراجم تفسیر اور دیگر ضروری دینی کتب کی تالیف و تصنیف کا کام ہوتا ہے۔ اور ایک عظیم الشان لائبریری ہے جسمیں حضرت خلیفہ اول اور جناب مفتی محمد صادق صاحب اور اسی قسم کے دیگر کتب خانے اسکی نگرانی میں ہیں۔ خرچ چار ہزار سالانہ۔

۱۲۔ دفتر نظارت ضیافت۔ یتامیٰ مساکین مہاجرین۔ غرباء۔ اور اہل بیت کے وظائف اور مستقل اور غیر مستقل مہمانوں کے کھانے اور جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دیگر تقاریب مرکزی متعلق سلسلہ کے اخراجات اور انتظامات اسی کے ذریعے ہوتے ہیں۔ خرچ قریباً ۳۵ ہزار روپے سالانہ ہے۔ سال میں قریباً سوا لاکھ اشخاص کھانا کھاتے ہیں۔ اخراجات جلسہ اکیس ہزار روپے۔ پچیس ہزار کا مجمع ہوتا ہے۔ دارالشیوخ میں قریباً ستر معذورین کا الگ انتظام ہے۔

۱۳۔ **دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ**۔ اس کے ماتحت کئی مبلغین اندرون ہند و بیرون ہند کام کرتے ہیں۔ پچیس تیس پیڈ مبلغین اندرون ہند ہیں اور چودہ پندرہ بیرون ہند اور ان کے علاوہ اعزازی مبلغین تو کثیر ہیں۔

اندرون ہند۔ پنجاب۔ سرحد۔ سندھ۔ یو۔ پی۔ بمبئی۔ اچھوت اقوام۔

بیرون ہند۔ شام۔ فلسطین۔ لنڈن۔ امریکہ۔ سماٹرا جاوا۔ مغربی افریقہ (گولڈ کوسٹ۔ نائجیریا) مشرقی افریقہ۔ مصر۔ اخراجات قریباً ۶۶ ہزار سالانہ۔

۱۴۔ **دفتر نظارت تعلیم و تربیت**۔ اس کے ماتحت مرکز کا تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور گرلز سکول۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور اور دیہاتی احمدیہ سکول ہیں۔ صرف نظارت کے دفتر کا خرچ قریباً بائیس ہزار ہے۔

۱۵۔ جامعہ احمدیہ میں دو کلاسیں مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے ہیں جن کے ذریعے ہر سال کئی مولوی فاضل کے امتحان میں پاس ہوتے ہیں۔ اور اس وقت خدا کے فضل سے ایک سو تک مولوی فاضل ہو چکے ہیں۔ اور دو کلاسیں مبلغین کی ہیں۔ جنہیں مولوی فاضل اپنی دینی قابلیت بڑھاتے ہیں۔ تعداد طلباء قریباً ستر (۷۰) خرچ آٹھ ہزار سالانہ ہے۔

۱۶۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں چھ سو طلباء ہیں خرچ تینتیس ۳۳ ہزار سالانہ ہے۔

۱۷۔ مدرسہ احمدیہ۔ اسمیں سات جماعتیں ہیں۔ اسکا سالانہ خرچ چودہ پندرہ ہزار ہے۔ حفظ قرآن مجید کی ایک جماعت بھی ہے۔ ایک متفرق کلاس ہے۔ جسمیں مختلف قابلیتوں کے طلباء اپنی اپنی ضرورت کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ طلباء کی تعداد دو سو ہے۔ بورڈرز قریباً ایک سو۔

۱۸۔ گرلز سکول انٹرنس تک ہے خدا کے فضل سے کئی لڑکیاں "مولوی" کا امتحان پاس کر چکی ہیں اور اسکے بعد بعض انگریزی میں ایف۔ اے تک امتحان پاس کر چکی۔ اور بعض ایف۔ اے، بی۔ اے کی تعلیم پا رہی ہیں۔ خرچ پانچ ہزار سالانہ ہے۔ کل تعداد طالبات ۲۵۰۔

۱۹۔ **نظارت امور خارجہ**۔ حکومت اور بیرون جماعت ... سے تعلق ہے۔

۲۰۔ **امور عامہ**۔ جماعت کا اندرونی۔ سیاسی و معاشرتی و تمدنی انتظام۔ رفع تنازعات۔ نکاح، شادی خرچ دس ہزار سالانہ۔

۲۱۔ **نور ہاسپٹل**۔ قریباً چھ ہزار سالانہ خرچ ہے۔ لیکن خدمات اس خرچ کے مقابل میں بہت زیادہ ہیں۔ کئی اہم اور نازک مرضوں کا علاج ہوتا ہے۔

کل اخراجات سالانہ ان دفاتر کے تخمیناً تین لاکھ ہیں اور تجارتی صیغے وغیرہ ملا کر کوئی سات لاکھ کا بجٹ ہوتا ہے۔ علاوہ تجارتی صیغوں کے اور کئی ادارے ہیں۔ مثلاً احمدیہ سٹور ہے۔ جسمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چالیس ہارس پاور کا انجن کام کرتا ہے۔ سٹار ہوزری ہے - دفتر پراویڈنٹ فنڈ ہے جس میں کارکنوں کا پراویڈنٹ فنڈ جمع ہوتا ہے* اور تجارت وغیرہ پہ لگایا جاتا ہے - دفتر آل انڈیا کشمیری کمیٹی ہے - جس نے کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر ہدایات بہت بڑی خدمات ادا کی ہیں اور جسمیں ہماری جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا - اور اپنی آمدنیوں سے ماہوار ایک حصہ اسکے لئے باقاعدہ مقرر کر رکھا ہے - اور ابتک قریباً پینالیس ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں - اور سلسلے کے بہترین اور تجربہ کار علماء فضلاء و کلاء نے جو وقت دیا اور اپنا کام چھوڑ کر اس خدمت میں لگے رہے - اور کئی اسیروں کی رستگاری اور غریبوں کی امداد کا موجب ہوئے - وہ الگ ہے +

* [illegible] روپے

۲۲ - دفتر طبع واشاعت جس سے اخبار الفضل - ہفتہ میں تین بار - اور دو رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہوار - اور عورتوں کے لئے مصباح مہینے میں دو بار نکلتا ہے - خرچ تیس ہزار روپیہ سالانہ - ریویو انگریزی ساٹھ صفحے پر نہایت شاندار نکلتا ہے - علاوہ ازیں اخبار فاروق ہفتہ وار نکلتا ہے - اور نور پندرہ روزہ - جامعہ احمدیہ کا رسالہ ماہی ہے - اور تعلیم الاسلام میگزین ہائی سکول کی طرف سے -

۲۳ - دو سٹیم پریس کام کرتے ہیں -
ضیاء الاسلام پریس اور اللہ بخش سٹیم پریس - بیسیوں کتب و ٹریکٹ و اخبار چھاپے جاتے ہیں پھر بھی کام چھپوائی کا باہر بھیجنا پڑتا ہے +

۲۴ - دفتر لیسرنا القرآن : - مکرمی پیر منظور محمد صاحب نے یہ قاعدہ حضور ہی کی تعلیم کے لئے مرتب کیا تھا - خدا تعالیٰ نے اسکو یہ مقبولیت دی کہ عہد خلافت ثانیہ میں تین لاکھ شائع ہو چکا ہے - اور اسی طرز پر قرآن مجید لکھا ہوا ہزارہا چھپ چکا ہے - پیر صاحب ۱۵ - ۱۶ سال سے بوجہ معذوری مکان سے باہر نہیں نکل سکتے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا اعجاز آپسے دینی خدمت لے رہا ہے +

۲۵ - انہی ۱۹ سالوں میں مہاجرین کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور اچھے اچھے عہدہ دار پنشن پاکر یا کاروبار وطن میں چھوڑ کر یہاں آبسے ہیں +

قادیان میں سمال ٹون کمیٹی قائم ہو چکی ہے - اسکا دفتر اور ٹاؤن ہال حال ہی میں تعمیر ہوئے بہت شاندار اور وسیع مولانا شیر علی صاحب کے مکان کے پاس - شہر چھ وارڈوں میں منقسم ہے +

وارڈ ع۱ اسمیں خالص احمدی محلّے دارالفضل و دارالبرکات ہیں - ۸۵ نو تعمیر مکانات ہیں - مسجد وسیع تعمیر ہوئی ہے +

وارڈ ع۲ محلہ دارالرحمت اور دارالعلوم خالص احمدیوں کا ۱۹۲ مکانات نو تعمیر ہیں - دارالرحمت میں مسجد پختہ احمدیوں نے بنائی ہے - دارالعلوم میں ہائی سکول و جامعہ احمدیہ و بورڈنگ کی عمارات کے علاوہ نصرت گرلز ہائی سکول ہے - حکیم محمد عمر صاحب کا وسیع مکان بیس ہزار روپے سے خرید کر تین ہزار روپیہ مزید لگا کر حسب منشاء عمارت بنائی گئی ہے - مذبح بھی اسی محلہ میں ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارڈ ۳ - محلہ اہل ہنود ۲۶۷ مکانات -
احمدیوں کے بھی مکانات ہیں +

وارڈ ۴ - قدیمی آبادی سے مخلوط۔ محلہ کمہاراں وغیرہ ۲۸۳ مکانات -

وارڈ ۵ جس میں مدرسہ احمدیہ مہمان خانہ وغیرہ ہے ۲۲۴ مکانات -

وارڈ ۶ اس میں حضرت صاحب کے مکانات اور دیگر قدیمی آبادی ہے ۲۰۷ مکانات۔ اس طرح پر قریباً ۱۵۰۰ مکانات ہو چکے ہیں جن کا ۳/۴ حصہ احمدیوں کا ہے۔
آبادی ۱۹۱۳ء سے قریباً دگنی ہے +

۲۶ - منارۃ المسیح اسی عہد میں مکمل ہوا۔ اس پر کلاک چاروں طرف لگائے گئے ہیں۔ اور گیس کے ہنڈے چاروں جانب رات کو روشنی پھیلاتے ہیں +

۲۷ - مسجد اقصیٰ کے تمام صحن میں پختہ فرش لگا کر کنوئیاں وغیرہ نیچے کر کے کسی قدر اضافہ کر کے پہلے سو دگنی گنجائش نکالی گئی تھی۔ اور اب سات آٹھ ہزار کے خرچ سے مزید مکان ملایا جا رہا ہے۔ کیونکہ اب جمعہ میں اتنی حاضری ہے جس سے نصف جلسہ سالانہ پر ۱۳ء میں تھی +

۲۸ - اسی کے متصل ڈپٹیوں کا مکان خرید لیا گیا ہے۔ اور تین ہزار روپیہ مزید مرمت پر خرچ کر کے ایک شاندار عمارت کی شکل بنائی گئی ہے۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کا بیشتر حصہ ہے ایوان نظارت -

۲۹ - ٹیلیفونوں کا سلسلہ دفاتر میں قائم ہے +

بیت المال۔ محاسب۔ لائبریری قصر خلافت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی عمارتیں الگ ہیں +

۳۰ - ڈاکخانہ بھی نئی آبادی اور پرانی آبادی کے مابین ایک نئی خوبصورت عمارت میں منتقل کیا گیا ہے۔ اب ڈاکخانہ میں علاوہ پوسٹماسٹر کے چار کلرک کام کرتے ہیں۔ تار گھر بھی ہے +

۳۱ - ۱۹۲۹ء سے ریل بھی آ چکی ہے۔ اور ریلوے سٹیشن پر محلہ دارالبرکات کے قریب شہر سے قریباً ایک میل مشرقی جانب ہے +

۳۲ - ایک نیا محلہ دارالانوار ہے۔ جہاں حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوٹھی مشرق الانوار تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا مردانہ حصہ ایوان خلافت ہے۔ اس دار میں مولانا عبدالمغنی صاحب اور جناب درد صاحب اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے مکانات ہیں۔ اللھم زد فزد -

۳۳ - بیرونجات میں پانسو انجمنیں ہیں۔ جو صدر انجمن کی شاخیں ہیں اور اکثر حلقوں میں امراء جماعت کا تقرر ہے +

مصباح کے "وی۔ پی" آ رہے ہیں!

خریداران مصباح کو اطلاع ہو کہ جن کی طرف سے جلد ۷ بابت ۳۳ء کا چندہ سالانہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ بلکہ بعض کی جانب ۳۲ء کا بھی بقایا ہے۔ ان کے نام یکم اپریل کا مصباح وی پی ہو گا۔ یہ وی پی وصول کر لئے جائیں۔ کیونکہ سال میں ۳ ماہ گزر چکے ہیں۔ چونکہ وی پی پر زائد خرچ آتا ہے اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا